سوال

(20) مسجد میں سُترہ رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مسجد میں نماز ادا کرتے ہوئے سُترے کا خیال رکھنا چاہیے یا کہ نہیں؟ یعنی مسجد میں سُترہ کی ضرورت ہے یا نہیں؟ مسجد و صحرا میں نماز ادا کرتے ہوئے سُترے کا فرق رکھنا کیسا ہے؟ قرآن وسنت کی رو سے واضح کریں۔ (شیخ عبدالطیف، گوجرانوالہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب آدمی نماز کی ادائیگی کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اسے مختلف وساوس میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا ہے حتیٰ کہ بسا اوقات اس قدر نمازی کی نماز کے دوران حائل ہوتا ہے۔ کہ اسے بھول جاتا ہے کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے۔ اس شیطانی حملہ سے بچنے کے لیے شریعت اسلامیہ نے جہاں کئی ایک اعمال صالحہ بتائے ہیں، وہاں اس بات کی بھی تاکید فرمائی ہے کہ نمازی کو اپنے سامنے کوئی ایسی چیز رکھنی چاہیے جو اس کے لیے سُترے کا کام دے یا دیوار و ستون کے پیچھے ہو کر نماز ادا کرے۔ کیونکہ اگر سُترہ نہ رکھا جائے تو شیطان نماز خراب کرتا ہے اور نمازی کی توجہ اپنی طرف مبذول کرواتا ہے۔ اگر سُترہ سامنے ہو تو شیطان اس کی نماز کو نہیں توڑ سکتا۔ علاوہ ازیں اگر کوئی آدمی اس کے آگے سے گزرنا چاہیے تو وہ سُترے کے پیچھے سے گزر سکتا ہے اور اگر کوئی شخص نمازی اور سُترے کے درمیان سے گزرتا ہے یا سُترے کی شرعی حد کے اندر سے گزرتا ہے تو وہ گنا ہگار ہوتا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ" (بخاری مع فتح الباری **1/584**)

"نمازی کے آگے سے گزرنے والا آدمی اگر جان لے کہ اس پر کس قدر گناہ ہے تو وہ چالیس (سال) تک ٹھہر جائے تو یہ اس کے لیے اس کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہے۔"

سُترے کی شرعی حد تین ہاتھ ہے۔ یعنی نمازی اور سُترے کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہیے یا اس کے سجدے والی جگہ اور سُترہ کے درمیان بکری کے گزرنے کی مقدار کا فاصلہ ہو۔ اس سے زیادہ سُترے سے دور نہیں ہونا چاہیے۔

سترے کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی ایک احادیث ہیں جن میں اس کی اہمیت بتلائی گئی ہے۔ جیسا کہ:

1۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَاتُصَلِّ اِلااِلَی سُتْرَۃٍ، وَلَاتَدَعْ أَحَدًا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْکَ، فَاِنْ أَبَی فَلْتُقَاتِلْہُ؛ فَاِنَّ مَعَہُ الْقَرِینَ"

" صحیح ابن خزیمہ 2/10(800)2/17(820) باب النھی عن الصلاۃ الی غیر سترۃ)

"سُترے کے بغیر نماز نہ پڑھو اور کسی کو اپنے آگے سے گزرنے نہ دو۔

اگر وہ (گزرنے والا) انکار کردے تو اس سے لڑائی کرو یقیناً اس کے ساتھ شیطان ہے۔"

2۔ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا صَلَّی أَحَدُکُمْ اِلَی سُتْرَۃٍ فَلْیَدْنُ مِنْہَا، لَا یَقْطَعُ الشَّیْطَانُ عَلَیْہِ صَلَاتَہُ"

(صحیح ابن خزیمہ 2/10(803) ابوداود(695) نسائی 2/62 مسند احمد 4/2 الاوسط لابن المنذر 5/86 صحیح ابن حبان (409) مستدرک حاکم 252،1/252 امام حاکم نے اسے صحیح کہا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے)

"جب بھی تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ سُترے کی طرف نماز ادا کرے اور اس کے قریب ہو شیطان اس پر اس کی نماز کو منقطع نہیں کرے گا۔"

3۔ سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اذا صلی أحدکم فلیستتر ولیقترب من السترۃ فإن الشیطان یمر بین یدیہ" (شرح السنۃ 2/447(537)

"جب بھی تم میں سے کوئی آدمی نماز ادا کرے تو وہ سُترے رکھے اور سُترہ کے قریب کھڑا ہو اس لیے کہ شیطان اس کے سامنے سے گزرتا ہے۔"

4۔ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذَا وَضَعَ أَحَدُکُمْ بَیْنَ یَدَیْہِ مِثْلَ مُؤَخِرَۃِ الرَّحْلِ فَلْیُصَلِّ وَلَا یُبَالِ مَنْ یَمُرُّ وَرَاءَ ذَلِکَ"

(صحیح مسلم (499) ترمذی (335) شرح السنہ 2/449(539) ابن خزیمہ (805) اور الاوسط لابن المنذر 5/87(2431)

"جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کی مانند رکھ لے تو نماز پڑھے۔ اس (لکڑی) کے پیچھے سے جو گزرے اس کی پرواہ نہ کرے۔"

مندرجہ بالا احادیث سے بالصراحت یہ معلوم ہوا کہ نمازی کو سُترہ کے بغیر نماز ادا نہیں کرنی چاہیے۔ یہ احادیث عام ہیں۔ مسجد وغیرہ مسجد ہر دو صورتوں کو شامل ہیں بلکہ ابن خذیمہ کی صحیح حدیث میں تو یہاں تک ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: "لاتُصَلِّ اِلااِلی سُتْرَۃٍ" سُترہ کے بغیر نماز نہ پڑھیں۔ جس سے واضح ہو گیا کہ سُترہ کے بغیر نماز پڑھنا درست نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین تو مساجد میں بھی اس بات کا خیال رکھتے تھے۔ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

"وَرَأَی عُمَرُ رَجُلًا یُصَلِّی بَیْنَ أُسْطُوَانَتَیْنِ فَأَدْنَاہُ اِلَی سَارِیَۃٍ فَقَالَ صَلِّ اِلَیْہَا"

(صحیح بخاری مع فتح الباری 1/577 باب الصلوٰۃ الی الاوسطوانہ)

"عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو دوستونوں کے درمیان نماز پڑھتے ہوئے دیکھا توانہوں نے اسے ایک ستون کے قریب کردیا اور فرمایا: اس کی طرف نماز ادا کر۔"

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس اثر کو ابن ابی شیبہ اور حمیدی نے موصولاً بیان کیا ہے مزید فرماتے ہیں:

"أراد عمر بذلك أن تكون صلاته إلى سترة" (فتح الباری 1/577)

"سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کام کا ارادہ کیا اس لیے کیا کہ اس کی نماز سُترہ کی طرف ہو۔"

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

"لَقَدْ رَأَيْتُ كِبَارَ أَصْحَابِ النَّبِى صلی اللہ علیہ وسلم يَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ عِنْدَ الْمَغْرِبِ" (بخاری مع فتح الباری 1/577)

"میں نے کبار صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو دیکھا کہ وہ مغرب (کی اذان) کے وقت ستونوں کی طرف جلدی کرتے۔"

ان احادیث کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں باب الصلوۃ الی الاسطوانہ میں ذکر کرکے بتایا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین مسجد میں بھی سُترہ رکھتے تھے اور اس کا اہتمام کرتے تھے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی لامع الداری 2/502 میں رقم طراز ہیں:

"فالاوجہ عندي ان الامام البخاري اشار بالترجمۃ الاولیٰ عدم تخصیص السترۃ بالصحرآء"

"میرے نزدیک صحیح ترین توجیہ یہ ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس ترجمہ باب سے یہ اشارہ فرماتے ہیں کہ سُترہ صحراء کے لیے مخصوص نہیں۔"

یہی بات مولوی محمد زکریا نے (شرح ابواب وتراجم صحیح البخاری ص: 79) میں ذکر کی ہے۔ اسی طرح صحیح بخاری باب یرد المصلی من مر بین یدیہ میں ابو صالح السمان سے مروی ہے کہ:

"رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رضی اللہ عنہ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ يُصَلِّي إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ، فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَعَادَ لِيَجْتَازَ، فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الأُولَى، فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ، فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ؟ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ"
(بخاری مع فتح الباری 1/581،582)

"میں نے ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ والے دن سُترہ کی طرف نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ بنوابی معیط سے ایک نوجوان نے ان کے آگے سے گزرنے کا ارادہ کیا توانہوں نے اس کے سینے میں ایک گھونسا مارا۔ نوجوان نے جب ان کے آگے سے گزرنے کے علاوہ کوئی جگہ نہ پائی تو وہ دوبارہ وہاں سے ہی گزرنے لگا تو ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے پہلے سے زیادہ سخت گھونسا مارا۔ تو ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نوجوان کو رنج پہنچا۔ پھر وہ نوجوان مروان کے پاس پہنچا اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کیا تھا اس کی شکایت کی۔ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پیچھے ہی مروان کے پاس جا پہنچے تو مروان نے کہا: ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرے اور تیرے بھتیجے کے درمیان کیا جھگڑا ہے؟ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں سے آڑ کرکے نماز پڑھے، پھر کوئی اس کے سامنے (یعنی آڑ کے اندر) سے گزرنا چاہے تو اس کو روکے۔ اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے لڑے، وہ شیطان ہے۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے روز ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سُترہ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے اور اس کے وہ اہتمام کرتے تھے۔

یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ :

"رأیتُ أنَسَ بنَ مالکٍ فی المسجدِ الحرامِ قد نَصَبَ عَصًا یصلِّی إلیها"

(المصنف لابن ابی شبہ 1/310(10) باب قدر کم یسترا لمصلی۔ طبعۃ اخری 1/277 الاوسط لابن المنذر 5/89 طبقات ابن سعد 7/11)

"میں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسجد حرام میں دیکھا، وہ لاٹھی گاڑ کر اس کی طرف نماز ادا کر رہے تھے۔"

نافع سے مروی ہے کہ :

"کان ابن عمر إذا لم یجد سبیلاً إلی ساریۃ من سواري المسجد، قال لی : ولّنی ظهرک" (المصنف ابن ابی شیبہ **1/313**)

"ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مسجد کے ستون میں سے کسی ستون کی جانب کوئی جگہ نہ پاتے تو مجھے کہتے کہ میری طرف اپنی پشت کردو۔"

نافع کی دوسری روایت میں یوں الفاظ ہیں :

"أن ابن عمر کان یقعد رجلا فیصلی خلفہ والناس یمرون بین یدي ذلک الرجل"

(المصنف 1/313)

"عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک آدمی کو بٹھاتے پھر اس کے پیچھے نماز پڑھتے اور لوگ اس آدمی کے آگے سے گزرتے۔"

احادیث صحیحہ اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے آثار سے معلوم ہوا کہ وہ مسجد و غیر مسجد جہاں بھی نماز پڑھتے تو سُترے کا خیال رکھتے۔تاکہ نماز کی صحیح ادائیگی ہوسکے۔ لہذا ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ جب بھی نماز ادا کریں خواہ مسجد ہو یا کوئی دوسری جگہ، سُترے کا خیال ضرور رکھیں۔تاکہ اگر کوئی آدمی اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو وہ سُترے کے پیچھے سے گزر سکے۔

امام ابن ہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"رآنی أبو عبداللہ (یعنی : الإمام أحمد) یومًا وأنا أصلی ، ولیس بین یدي سترۃ -وکنت معہ فی المسجد الجامع -؛ فقال لی : استتر بشیء . فاستترت رجلا"

(مسائل احمد لاسحاق بن ابراہیم المعروف بابن ھانی 1/66)

"مجھے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دن نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور میرے آگے سُترہ نہیں تھا اور میں ان کے ساتھ جامع مسجد میں تھا تو انہوں نے مجھے کہا: کسی چیز کو سُترہ بنالے تو میں نے ایک آدمی کو سُترہ بنالیا۔"

مذکورہ بالا دلائل سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ نمازی خواہ مسجد میں پڑھ رہا ہو یا صحراء میں اسے سُترے کا اہتمام ضرور کرنا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے یہ بات ذکر کردی گئی ہے کہ وہ جب بھی نماز ادا کرتے، اس بات کا ضرور اہتمام کرتے۔

اگر آج بھی ہم مساجد میں جب نماز کے لیے آئیں تو اس کا اہتمام آسانی سے کرسکتے ہیں۔ سب سے پہلے آنے والے اگر اگلی صف پوری کریں اور مسجد کی دیوار کے قریب ہوں اور بعد

میں آنے والے ان کے پیچھے نماز ادا کریں تو اس طرح یہ مسئلہ حل ہوجاتا ہے۔ایک تو صفوان میں پہلے پہنچنے کا اجر ملے گا اور ساتھ ہی سُترے کا مسئلہ بھی حل ہوجائے گا اور اگر علیحدہ علیحدہ بھی نماز ادا کریں تو مسجد کی دیوار، ستون یا کسی اور لکڑی وغیرہ کو سُترہ بنا کر نماز ادا کریں۔اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق بخشے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد2۔کتاب الصلاۃ۔صفحہ نمبر161

محدث فتویٰ